سوال

(177) مسلمان حکمرانوں اور عوام کے نام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان حکمرانوں اور عوام کے نام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان حکمرانوں اور عوام کے نام

الحمد للہ رب العالمین' والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین' نبینا محمد وعلی آلہ واصحبہ اجمعین_اما بعد:

اللہ تعالی کی حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی خیر وشر، صحت ومرض، فقر ودولت اور قوت وضعف سے آزمائش کرے تاکہ وہ یہ دیکھے کہ ان مختلف حالات میں اس کے بندوں کا کیا طرز عمل ہے، کیا وہ خوش حالی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں اس کے فرمانبردار اور تمام اوقات وحالات میں اس کے حقوق کو ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (الانبیاء ۳۵/۲۱)

''اور ہم تم لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔''

اور فرمایا:

الم ١ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (العنکبوت ۲۹/۱۔۳)

''الم کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف (زبان کے ساتھ) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کو آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا اور البتہ تحقیق جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے ان کی بھی آزمائش کی تھی (اور تمہیں بھی آزمائیں گے) سو اللہ ان کو ضرور ظاہر کرے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا اور ان کے شکر اور صبر کا امتحان کرتا رہتا ہے تاکہ بندگان الہی اپنے حسب حال اور اپنے طرز عمل کے مطابق رب تعالیٰ سے جزا پائیں لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مال کی فراوانی کی نعمت سے اسے سرفراز فرمائے تو وہ اپنے فقیر بھائی کو بھی یاد رکھے، مالی تعاون کے ساتھ اس کی دل جوئی کرے اور زندگی کا بار گراں اٹھانے میں اس کی طرف دست تعاون بڑھائے، مال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حق واجب ہے، اسے ادا کرے اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کو ہر وقت اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے کہ :

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (القصص ۲۸/۷۷)

''اور جو (مال) تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے، اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کرو اور دنیا سے اپنا حصہ مت بھلاؤ اور جیسی اللہ نے تم سے بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو اور زمین میں طالب فساد نہ بنو کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اگر مسلمان صحت وتندرستی سے بہرہ ور اور جسمانی طور پر صحیح سلامت ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے ان بھائیوں اور پڑوسیوں کو یاد رکھے جو بیمار، کمزور اور عاجز ودرماندہ ہوں، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھے اور مقدور بھر ان کے لئے اپنا مال خرچ کرے تاکہ مرض کی وجہ سے انہیں جو پریشانی لاحق ہے، اس میں کچھ کمی آسکے۔

اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو علم کی دولت سے سرفراز فرمایا ہو تو اسے چاہئے کہ ان بندگان الہی کو اپنے علم سے نفع پہنچائے جو نعمت علم ومعرفت سے محروم ہیں۔ ایسے امور کی طرف ان کی رہنمائی فرمائے، جو دین ودنیا میں ان کے لئے منفعت بخش ہوں اور ان باتوں کی انہیں تعلیم دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب قرار دیا ہے۔

اسی طرح فقیر، مریض اور عاجز مسلمان پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ مشکلات پر صبر کرے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی امید رکھے اور ان جائز اسباب ووسائل کے اختیار کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے جن سے اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات کو ختم کردے اور تمام مسلمانوں کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ضرور یاد رکھنا چاہئے :

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراہیم ۱۴/۷)

''اور جب تمہارے پروردگار نے (تمہیں) آگاہ کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ) میرا عذاب (بھی) سخت ہے۔''

یہ باتیں جو ہم نے مسلمان افراد کے حوالہ سے کی ہیں، ان کا مسلم جماعت یا قوم سے بھی تعلق ہے جو مسلمان جماعت یا قوم مال، رجال، اسلحہ یا علوم وفنون کے اعتبار سے طاقتور ہو تو اسے چاہئے کہ اس مسلمان جماعت یا قوم کی طرف دست تعاون بڑھائے جو کمزور ہو تاکہ وہ اپنے وجود اور اپنے دین کو ان بھیڑیوں سے محفوظ رکھ سکے جو اس پر حملہ آور ہوں مالدار کو چاہئے کہ وہ غریب مسلمان قوم کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دے اور اسلامی اخوت کا یہی تقاضا ہے جس کے سلک مروارید میں اللہ تعالیٰ نے مشرق ومغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو منسلک کرتے ہوئے فرمایا ہے :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات ۴۹/۱۰)

''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

تو اے روئے زمین میں بسنے والے زعماء وقائدین کرام! اے مسلمانو! میں تمہیں یہ دعوت دیتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے مقتضا کے مطابق عمل کرو اور تمام جنسوں، رنگوں اور زبانوں کے اختلاف کے علی الرغم مسلمانوں میں اس حقیقی اخوت ووحدت کے احیا کے لئے کام کرو جس سے تمام مسلمان اپنے دشمن کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ خوب جان لو! اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔۔۔ کہ عصر حاضر میں ماضی کی نسبت ابتلاء وآزمائش کے سلسلے زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے کچھ مسلمان قوم پر تو اپنی بے پایاں نعمتوں کا مینہ برسا دیا ہے اور کچھ قومیں اور گروہ فقر وجہالت، یہود ونصاریٰ اور سوشلسٹ دشمنوں کے تسلط کی آزمائش میں مبتلا ہیں اور کچھ لوگوں کی آزمائش اس طرح ہے کہ انہیں نئی نئی ایجادات اور جدید آلات کی سہولت میسر ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے حالات کے بارے میں اطلاع ان کے پاس بہت جلد پہنچ جاتی ہے اور وہ ان سے بہت جلد رابطہ قائم

کرسکتے ہیں۔ لیکن ان سے ان کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر ہین کہ جب چاہیں ان کی طرف دست تعاون دراز کرسکتے ہیں۔ آج مسلمان سن اور دیکھ بھی رہے ہیں کہ فلپائن، افغانستان، اریٹیریا، حبشہ، فلسطین اور بہت سے دیگر ملکوں میں مسلمانوں پر کیا گزر رہی ہے۔ اسی طرح کئی کافر سوشلسٹ ملکوں میں مسلمان اقلیتیں بھی ہیں جن کے حق میں مسلمانوں نے بہت کوتاہی کی ہے اوران کی نصرت واعانت اورتائید وحمایت کےلئے اپنا فرض ادانہیں کیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا اارشادگرامی ہے: ''باہمی محبت، رحم دلی اور شفقت کے اعتبار سے مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کا کوئی ایک عضو بتلائے درد ہو توبخار اور بیداری کے باعث سارا جسم بے قرار ہوجاتا ہے۔ ''آپؐ نے فرمایا: ''مومن مومن کےلئے ایک دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کےلئے باعث تقویت ہوتا ہے'' اور یہ بات آپؐ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرکے بیان فرمائی۔

اسی طرح نبی ﷺ کا یہ بھی ارشادگرامی ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی دوسرے کے سپرد کرتا ہے، جوشخص اپنے بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرتا ہے، اللہ تعالی اس کی ضرورت وحاجت کو پورا فرمادے گا، اور جس نے مسلمان بھائی کی کسی تکلیف کو دور کیا، اللہ تعالی اس کے بدلے روز قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی کسی پریشانی کو دور فرمادے گا، جس نے اپنے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ تعالی روز قیامت اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔''

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ارشادگرامی بھی ہے کہ ''جس نے کسی مرد مومن کی دنیا کی تکلیف کو دورکیا تو اللہ تعالی اس کی روز قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور فرمادے گا، جس نے کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کی تو اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اس کےلئے آسانی فرمادے گا جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالی اس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

یہ مشہور وصحیح احادیث اس بات کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کررہی ہیں کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے ان کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر مغرب میں بسنے والی کسی مسلمان خاتون پر ظلم ہورہا ہو تو مشرق میں بسنے والے مسلمانوں پر بھی اس کی مدد کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ فرمائیے! کہ اگر کسی خطہ زمین میں (مسلمانوں کے خلاف) قتل غارت گری کا بازار گرم ہو، انہیں آلام ومصائب کا تختہ بنایا جارہا ہو، انہیں ناحق تختہ دار پر لٹکایا جارہا ہو اور روزانہ سینکڑوں مسلمانوں کو اس طرح خاک وخون میں تڑپایا جارہا ہو لیکن دوسرے مسلمان ٹس سے مس نہ ہوں اور اپنے بھائیوں کی تائید وحمایت اور مدد کےلئے حرکت میں نہ آئیں۔ الا ماشاء اللہ۔ تو یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ لہذا مسلمان حکومتوں اور صاحب ثروت مسلمان افراد پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے ان کمزور بھائیوں کی طرف شفقت ورحمت کی نظر سے دیکھیں اور قابل اعتماد مسلمان سفراء یا مسلمان حکومتوں کی طرف سے اپنے بھائیوں کے حالات کی خبر گیری کےلئے بھیجے جانے والے ان وفود کی معرفت ان کی مدد کریں جنہیں ان اسلامی ملکوں یا دیگر ممالک کی مسلم اقلیتوں کی طرف بھیجا جارہا ہو۔

اگر عیسائی، یہودی، سوشلسٹ اور دیگر کافر قومیں اپنی قوموں کے ایک ایک فرد کے حقوق کا تحفظ کرسکتی ہیں خواہ وہ دنیا کے دوردراز ملکوں میں رہ رہے ہوں اوران کی ضروریات کو وہ پورا کرتی ہیں اور اگر ان میں سے کسی کو کسی ملک میں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس ملک کو دھمکیاں دیتے ہیں خواہ وہ اس ملک میں جہاں وہ رہ رہا ہو، خرابی ہی کیوں نہ کررہا ہو، تو سوال یہ ہے کہ آج دنیا کے بہت سے ممالک میں جہاں مسلمان کو صفحہ ہستی سے مٹایا جارہا ہے اور انہیں طرح طرح کے آلام ومصائب کا تختہ مشق بنایا جارہا ہے، مسلمان اس پر کیوں خاموش ہیں؟

ہر اس جماعت اور اس قوم کو خوب جان لینا چاہیئے جو کسی برادر مسلمان قوم کی پریشانی پر حرکت میں نہ آئے کہ یہ افتاد کل اس کے سر پر بھی پڑسکتی ہے جس میں آج کوئی دوسری مسلمان جماعت یا قوم بتلا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی سے مدد مطلوب ہے اوراسی کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی اطاعت وبندگی کےلئے بیدار کردے، مسلمان حکمرانوں اور عوام کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ایک جسم اور بنیان مرصوص کے مانند ہوجائیں تاکہ اللہ تعالی کے احکام کی اطاعت بجالائیں، کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کریں، مسلمانوں کی مدد کریں اور حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل کرتے ہوئے ظالموں اور سرکشوں کے خلاف جنگ کریں:

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج ۲۲/۴۰۔ ۴۱)

‘‘اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ بھی اس کی مدد ضرور کرے گا بے شک اللہ تعالی طاقتور (اور) غالب ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔’’

وصلی وبرکاتہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 268

محدث فتویٰ